تقریر

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے اور تناول کرنے کے آداب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب:22)

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں
جو دیکھا وہ حسن اور وہ نور جبیں
پھر اِس پر وہ اخلاق اکمل تریں
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے خلق کامل زہے حسن تام
عَلَيْكَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ السَّلَامُ

معزز سامعین! آج مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسندیدہ کھانے اور اکل وشرب کے طریق پر گفتگو کرنی ہے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سرکہ کا سالن بہت پسند تھا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم مُرغی کا گوشت حباری یعنی پرندوں کا گوشت بھی کھالیا کرتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کچھ ساتھیوں کے ساتھ مرغ کا گوشت کھانے لگے تو ایک شخص نے یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر دیا کہ مَیں نے اِسے گند میں منہ مارتے دیکھا ہے اور مجھے اِس سے کراہت ہوگئی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے اِس شخص کو قریب بُلایا اور فرمایا مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مُرغ کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ زیتون کا تیل کھایا کرو اور اس کی چکنائی استعمال کرو کیونکہ یہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔ لکھا ہے کہ آپؐ کو کدّو بھی پسند تھا۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ مَیں سالن میں سے کدّو کو الگ الگ کرکے آپؐ کے سامنے رکھنے لگا کیونکہ کدّو آپؐ کو بہت پسند تھا۔ حضرت انسؓ سے ہی ایک اور روایت یُوں مروی ہے کہ ایک دعوت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیالے کے اطراف سے کدّو چُن چُن کر تناول فرمارہے تھے۔ پس اُس دن سے مَیں بھی کدّو پسند کرنے لگا ہوں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد بھی بہت پسند تھا۔ آپ بُھنا ہوا گوشت بھی بخوشی تناول فرماتے۔ ایک دفعہ دستی کا گوشت آپؐ کو پیش کیا گیا جو آپؐ نے اپنے دانتوں سے کاٹ کر کھایا۔ ایک روایت میں ہے کہ چُھری سے کاٹ کاٹ کر خود بھی کھایا اور صحابہؓ کو بھی کاٹ کر کھانے کے لئے دیا۔ چونکہ آپؐ کو دستی کا گوشت بہت پسند تھا اِس کی وجہ یہ تھی کہ یہ جلدی پک جاتا ہے۔ اِسی لیے خیبر میں ایک یہودن نے دستی کے گوشت میں ہی زہر ملا کر آپؐ کو دیا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بہترین گوشت پُشت کا گوشت ہے۔

سامعین! سرکہ کی بات اوپر گزر چکی ہے۔ حضرت اُمّ ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور کھانے کا پوچھا۔ مَیں نے عرض کی کہ خشک روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ لے آؤ! وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "ثرید" بھی بہت پسند تھا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ عائشہؓ کو دوسری عورتوں پر وہی فضیلت ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ حضورؐ نے ایک دفعہ پنیر کا ٹکڑا تناول فرما کر وضو کیا جبکہ بکری کا شانہ تناول فرما کر بغیر وضو کئے نماز پڑھی۔ یہ بھی لکھا ہے کہ آپؐ نے حضرت صفیہؓ سے شادی پر ولیمہ کھجور اور ستّو سے کیا تھا۔ ایک دفعہ حضرت حسنؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن جعفرؓ، حضرت سلمیٰؓ کے پاس آئے اور وہ کھانے کی فرمائش کر دی جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔ حضرت سلمیٰؓ نے کہا وہ آپ کو پسند نہیں آئے گا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھایا کرتے تھے۔ اِن اصحاب نے کہا کہ کیوں نہیں! آپ ہمارے لئے تیار کریں۔ چنانچہ حضرت سلمیٰؓ نے جَو پیس کر زیتون کے تیل میں پکائے۔ کچھ مرچیں اور گرم مصالحہ بھی اِس میں ڈالا اور پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ کھانا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پسند تھا اور اِس کا کھانا آپؐ کو بہت مرغوب تھا۔ صحابیات کے گھروں میں جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تو اُن میں اکثر کو استطاعت ہوتی تو وہ بکری ذبح کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع کیا کرتے تھے۔ حضرت اُمّ منذرؓ بیان کرتی ہیں کہ اُن کے ہاں ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت علیؓ بھی ہمراہ تھے۔ میرے گھر میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ جن سے آپ تناول فرمانے لگے اور حضرت علیؓ کو اِن کھجوروں کے کھانے سے یہ کہتے ہوئے روک دیا کہ تم ابھی بیماری سے اُٹھے ہو اس لئے اِسے نہ کھاؤ یہ تمہارے لئے مناسب نہیں۔ حضرت اُمّ منذرؓ بیان کرتی ہیں کہ جب مَیں نے چقندر اور جَو کا کھانا تیار کر کے پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اے علیؓ! اِس میں سے کھاؤ یہ تمہارے لئے زیادہ مناسب ہے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے حِیس یعنی کھجور، گھی اور پنیر سے تیار شدہ کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش فرمایا۔ ایک دفعہ آپؐ نے جَو کی روٹی کے اوپر کھجور رکھ کر کھائی اور فرمایا یہ اس کھجور اِس کا سالن ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچا ہوا کھانا پسند تھا۔

سامعین! اب کچھ باتیں آپؐ کے تناول فرمانے کے طریق کے متعلق ہو جائیں۔ شمائل النبیؐ میں لکھا ہے کہ آپؐ کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو تین دفعہ چاٹ لیا کرتے تھے۔ بعض روایات میں تین انگلیوں کا ذکر آتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ کھاتے وقت تین انگلیوں کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ یعنی شہادت اور اس کے ساتھ بڑی انگلی اور انگوٹھا۔ نیز فرمایا جہاں تک میرا تعلق ہے مَیں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

جہاں تک آپؐ کے بھوک رکھ کر کھانے سے متعلق طریق ہے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آلِ محمدؐ نے متواتر دو دن پیٹ بھر کے جَو کی روٹی نہیں کھائی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ اور آپؐ کے گھر والے مسلسل کئی راتیں خالی پیٹ گزار دیتے تھے اور رات کھانے کے لئے کچھ نہ پاتے اور اکثر آپ کی روٹی جَو کی روٹی ہوتی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی میدہ کی روٹی نہ کھائی۔ جَو کے آٹے کو بیگمات پھٹک کر چھلکے اور تنکے وغیرہ اڑا دیتیں اور پھر آٹا گوندھ کر روٹی بناتیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک دفعہ جب حضرت عائشہؓ کے گھر میں گندم پیسنے کی مشین آئی تو آپؓ کی آنکھوں میں آنسو آگئے کہ باریک آٹے کی روٹی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں میسر نہ تھی۔ حضرت عائشہؓ نے مزید فرمایا کہ جب بھی مَیں دن میں دو دفعہ کھانا کھاتی ہوں تو مجھے رونا آجاتا ہے کیونکہ خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت پیٹ بھر کر نہ کھایا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی متواتر دو دن جَو کی روٹی بھی سیر ہو کر تناول نہ فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں میز یعنی Dinning Table تو ہوا نہیں کرتے تھے۔ چمڑے کے دستر خواں ہوتے۔ جس پر کھانا آپؐ کو پیش کیا جاتا۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے وقت بِسمِ اللہ پڑھا کرتے تھے۔ آپؐ نے بِسمِ اللّٰہِ عَلٰی وَبَرَکَۃِ اللّٰہ کی دُعا صحابہ کو سکھلائی اور فرمایا کہ اگر کھانا کھاتے وقت بِسمِ اللہ نہ پڑھی جائے تو اِس کے ساتھ شیطان کھانے لگتا ہے۔ فرمایا کہ اگر کوئی شخص کھانا کھانے سے قبل بِسمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول جائے تو وہ بِسمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے یعنی اللہ کے نام کے ساتھ اس کے شروع اور آخر میں۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن ابی سلمہؓ کو فرمایا کہ اے بیٹے! قریب آؤ۔ اللہ کے نام کے ساتھ دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ یہ بھی احادیث میں مسنون طریق ملتا ہے کہ آپؐ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کی دُعا پڑھتے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اُس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، ہمیں پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔ نیز یہ بھی لکھا ہے کہ آپؐ کے سامنے سے جب دستر خوان اٹھا لیا جاتا تو آپؐ کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنٰی عَنْہُ رَبَّنَا یعنی تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ بہت زیادہ اور پاکیزہ حمد جس میں برکت رکھی گئی ہے جسے اے ہمارے رب! نہ چھوڑ سکتا ہے اور نہ اس سے استغناء کیا جا سکتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں برکت بھی دیکھنے کو ملتی معجزے بھی دیکھنے کو ملتے۔ ایک فرد کا کھانا دو تین بندوں کے لئے کفایت کر جاتا۔ ایک دفعہ ایک کافر آپؐ کے ہاں ٹھہرا۔

سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ آپؐ کے اخلاق سے وہ اتنا متاثر ہوا کہ اگلے دن مسلمان ہو گیا۔ اُس نے اگلے دن صرف ایک بکری کا دودھ پیا جس پر آپؐ نے فرمایا کافر سات آنتوں سے جبکہ مومن ایک آنت سے کھاتا یا پیتا ہے۔

سامعین! جہاں تک پھلوں کا تعلق ہے۔ آپؐ کو تازہ ککڑی، تازہ تربوز، تازہ خربوزہ، تازہ کھجور پسند تھیں۔ نئے پھل پر آپؐ دُعا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے ہمارے لئے شہر میں برکت نازل فرما اور ہمارے صاع اور مُدّ (ناپنے کے پیمانے) میں بھی برکت ڈال۔ حضرت انسؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک پیالہ دکھایا اور فرمایا۔ مَیں نے حضورؐ کو اس پیالہ میں تمام مشروبات جیسے پانی، نبیذ یعنی پھلوں کا شربت، شہد اور دُودھ پلایا کرتا تھا۔

آپؐ ٹھنڈا اور میٹھا مشروب پسند فرماتے تھے۔ محفل میں جب دودھ آتا تو خود تناول فرما کر دائیں ہاتھ میں بیٹھے ساتھی سے تقسیم کرنا شروع فرماتے۔ جو بھی آپؐ کی دعوت کرتا یا دودھ وغیرہ پینے کے لئے لاتا تو آپؐ اُس کے لئے یوں دُعا کرتے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهَا کہ اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت نازل فرما اور اس سے بہتر ہمیں کھلا اور دودھ پلانے والے کے لئے یوں دُعا دیتے اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا وَزِدْنَا مِنْهُ۔

کہ اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت رکھ دے اور ہمیں یہ اور زیادہ دے۔ پانی پیتے تین بار سانس ضرور لیتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”جب دنیا میں وہ نور آیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سراجِ منیر کہا۔ جس نے تمام دنیا کو روحانی روشنی عطا کرنی تھی اور کی۔ جس نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم کرنی تھی اور کی۔ جس نے برسوں کے مُردوں کو روحانی زندگی دینی تھی اور دی۔ جس نے دنیا کو امن اور سلامتی عطا کرنی تھی اور عطا کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الانبیاء:108) اور ہم نے تجھے دنیا کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ جو صرف انسانوں کے لئے نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمت ہے۔ جو صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی رحمت تھا اور ہے اور جس کی تعلیم تا قیامت ہر ایک کے لئے رحمت ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے ماننے والوں کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول میں تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ:” لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (سورۃ الاحزاب:22)۔ ترجمہ: یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔“پس اس اُسوۂ حسنہ پر چلنے کے بغیر مسلمان مسلمان نہیں کہلا سکتا۔“

(خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2017ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(اس تقریر کی تیاری کے لئے ”شمائل النبی“ از نور فاؤنڈیشن سے مدد لی ہے)

(کمپوزڈ بائی: منہاس محمود۔ جرمنی)